بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۲ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۹۲

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۱ اپریل ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

○ ربوہ ۲۱ اپریل ۔ آج بروز جمعرات چھ بجے شام مکرم الحاج مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ جرمنی بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں ۔ احباب بروقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں ۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم ۔ اے کے بڑے لڑکے کا گلے کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو اور مولیٰ کریم عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب سابق کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کر کے آج مورخہ ۲۱ اپریل کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے ربوہ پہنچائے ۔

(محمد اسلم کارکن صدر انجمن احمدیہ)

○ سیکنڈری بورڈ کا امتحان دینے والے جماعت دہم کے طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۳ سے ۲۸ اپریل تک پڑھائی کی خاطر ان کی سکول میں حاضری اشد ضروری ہے ۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

○ مکرم صالح الشیبی صاحب مبلغ انڈونیشیا کی اہلیہ (جو مکرم مولوی محمد تقی صاحب کی صاحبزادی ہیں) آج کل بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق

ضروری اطلاع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں فضل عمر فاؤنڈیشن کا علیحدہ ادارہ قائم ہو چکا ہے ۔ اس لئے آئندہ فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام پر ہونی چاہیئے ۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل مسلمان نہ ہو جائے

دل کے مسلمان ہونے کا وہی وقت ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں حقیقی لذت حاصل کرنے لگے

"اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جائے ۔ دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں ۔ یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے ۔ باقی تمام جوارح آنکھ، ہاتھ وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے ۔ اُس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل مسلمان نہ ہو جاوے اور دل مسلمان نہیں ہوتا جب تک وہ لہو و لعب سے لذت حاصل کرتا ہے ۔ اس کے مسلمان ہونے کا وہی وقت ہے جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کا رنگ دکھائی دیتی ہیں ۔ جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ میں وہ نہیں رہا ہوں بلکہ اور ہو گیا ہوں پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے نماز سے ہو جاتی ہے ۔ جیسے کسی اپنے عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۔ یہ ہے اصل جڑھ ایمان کی مگر یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے ۔ ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتلا سکتے اور نہ الفاظ میں اس کو سمجھا سکتے ہیں کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائمقام نہیں ہوتے ۔ اس لئے جب یہ حالت آتی ہے تو پھر انسان اپنی گزشتہ زندگی پر حسرت و افسوس کرتا ہے کہ وہ یونہی ضائع ہو گئی کیوں پہلے ایسی حالت مجھ پر نہ آئی ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲؍اپریل ۱۹۶۶ء

نفس کا ایک خطرناک دھوکہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور وہ ہے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا۔ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ جب تک ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے، ہمارے مرد اور ہماری عورتیں، ہمارے بوڑھے اور ہمارے بچے اس مقصد کے حصول کے لئے دن اور رات ایک نہ کر دیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ ایسا ہی نہ کرتے چلے جائیں اس وقت تک اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکتا۔

یہ صحیح ہے کہ جماعت بفضل اللہ تعالیٰ اس مقصد سے پوری طرح باخبر ہے اور وہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے مسلسل اس مقصد کے حصول کے لئے کوششیں کرتی چلی آرہی ہے اور اس کا خدا کے فضل سے خاطر خواہ نتیجہ بھی برآمد ہو رہا ہے۔ جماعت کی انتھک اور مسلسل کوششوں ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے ہر خطہ اور ہر ملک میں اسلام کو سربلندی نصیب ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ اغیار تک اس کے قائل اور معترف ہیں۔ بایں ہمہ اس میں بھی شک نہیں ہے کہ جماعت کا ایک طبقہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو ضرور ایسا ہوتا ہے جو ایک حد تک قربانی کرنے کے بعد رک جاتا ہے۔ اور وہ اپنی تھوڑی قربانی کو ہی زیادہ خیال کر کے اس وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ بہت کچھ قربانی کر لی۔ اب مزید قربانی کی ضرورت نہیں۔ ایسے طبقہ کو بار بار جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک ایسے لوگوں کو ذمہ داری کا احساس نہ دلایا جائے وہ اپنے فرائض کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ یہ طبقہ دراصل جماعت کی ترقی کی راہ میں ایک روک ہوتا ہے اس کی سستی اور غفلت کی وجہ سے جماعت اتنی ترقی نہیں کر پاتی جتنی اسے کرنی چاہیئے۔

یہ مرض اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ایسی طبیعتوں میں استقلال اور دوام کا رنگ نہیں پایا جاتا۔ وہ تھوڑی سی نیکی بجا لا کر ہی خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مار لیا۔ حالانکہ وہ تیر خود ان کے اپنے ہی لگ رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ تھوڑی سی نیکی پر ہی اکتفا کر کے اس نیکی کو بھی برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو روحانی موت کے منہ میں دھکیل رہے ہوتے ہیں۔ نیکی ہمیشہ وہی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتی ہے جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے۔ ایسی نیکی جو کچھ عرصہ کر کے چھوڑ دی جائے قطعاً کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی اس کا کرنا نہ کرنا برابر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بارہا اس امر پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ اجر و ثواب اور انعام ان لوگوں کو نہیں ملتا جو صرف نیک اعمال بجا لاتے ہیں بلکہ ان کو بھی ملتا ہے جو نیک اعمال بجا لانے میں استقامت دکھاتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدۃ آیت ۳۱)

وہ لوگ جنہوں نے (قولاً اور فعلاً) کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو۔ اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اس آیت میں نزول ملائکہ اور جنت کی بشارت صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جنہوں نے ربنا اللہ کہا بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ربنا اللہ کہنے کے ساتھ ثم استقاموا کے مصداق بنے پس اجر و ثواب اور انعام نیکیوں میں استقلال و استقامت اور دوام کی کیفیت کے ساتھ وابستہ ہے نہ کہ محض نیکیوں کے ساتھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حقیقت کو بڑے ہی پُر معارف اور مسحور کن انداز میں واضح فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ایسے لوگوں کو زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ جو تھوڑی سی نیکیاں بجا لا کر ہی اپنی جگہ خوش ہو بیٹھتے ہیں کہ ہم عنداللہ اجر و ثواب کے مستحق ہو گئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیالات لوگوں میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ نجات ہمارے اپنے اعمال کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر وہ نیکی کا کام کرتے بھی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایک احسان سمجھتے ہیں۔ اور یہی ذہنیت ہے جو نیکیوں پر استقلال اور دوام کی عادت پیدا نہیں ہونے دیتی۔ لوگ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کر کے بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر بڑا احسان کر دیا ہے۔ اور احسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، تھوڑا ہو یا زیادہ برابر ہوتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو رشوت دیتے ہیں۔ جس طرح کسی شخص کے پاس ٹکٹ نہ ہو۔ اور وہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور ٹکٹ چیک کرنے والا آجائے تو وہ بجائے پورا کرایہ ادا کرنے کے کچھ رشوت دے کر ٹکٹ چیکر کو خاموش کرا دے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ وہ اس نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں نیچی کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہم ساری عمر بھی نیکیاں کرتے چلے جائیں۔ تو بھی ہماری ذمہ داری ادا نہیں ہوتی۔ وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد کچھ عرصہ قربانی کرنے کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ان کے اندر سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو پھر بیدار کیا جائے اور ان کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ ایسے لوگوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۲۵؍۶۵)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جن لوگوں کی نیکیوں اور قربانیوں میں استقلال اور دوام کا رنگ نہیں پایا جاتا وہ تھوڑی سی نیکی بجا لا کر یا معمولی سی قربانی کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا۔ اب مزید کسی نیکی بجا لانے کی یا قربانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ لیکن حضور نے آگے چلکر یہ بھی بتایا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ وہ انجام اتنا ہولناک ہے کہ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہے روحانی موت چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر ایک شخص ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس دن کھانا نہ کھائے تو وہ یا تو مر جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ اگر ایک شخص ہزار سال میں نو سو ننانوے سال اور تین سو پچاس دن تک کھانا کھاتا رہے۔ لیکن صرف دس پندرہ دن نہ کھائے تو اس کا پچھلا کھایا ہوا آئندہ نہ کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی روحانی زندگی کا ہے۔ اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو ایسے شخص کی روحانی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ اور وہ یا تو مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ البتہ اگر وہ اپنی حالت کی طرف توجہ کرے اور توبہ و استغفار کرے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ موت کے گڑھے سے نکال لیتا ہے۔ اور اگر توجہ نہ کرے اور اپنی اصلاح کے لئے نیکی کی طرف قدم نہ اٹھائے تو اس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ پس تھوڑا سا کام کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنی آخرت کے لئے بہت کچھ کر لیا ہے۔ محض **نفس کا دھوکہ** ہے۔ یہ ایسی ذہنیت ہے جو عملی حالت کو خراب کر رہی ہے۔ اور اگر ہماری جماعت بھی اس رَو میں بہہ جائے تو یہ قابلِ افسوس بات ہوگی۔" (ایضاً)

اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ نیکیاں بجا لانے اور قربانیاں کرنے میں استقلال نہیں دکھاتے اور اس میں دوام اختیار نہیں کرتے بلکہ تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ ہم نے بہت نیکیاں کر لیں۔ اب مزید نیکیاں بجا لانے یا قربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے آپ کو روحانی طور پر ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ یعنی اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری روحانی حیات اور غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں کامیابی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ ہماری نیکیوں اور قربانیوں میں استقلال اور دوام کا رنگ پیدا ہو۔ قربانیاں کرنے سے ہم کبھی نہ تھکیں۔ پوری بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ کرتے چلے جائیں۔ تا اپنی روحانی حیات کا ثبوت دے کر ہم دوسروں کو بھی اس روحانی حیات سے ہمکنار کرنے کا وسیلہ بنیں۔ ہمیں قربانیاں کرنے کی ایسی عادت ہو جائے کہ بار بار توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ بس ایک آواز ہی کافی ہو۔ جسے سنتے ہی ہم بے ساختہ لبیک پکار اٹھیں۔ اس کے بغیر غلبۂ اسلام کا وہ عظیم الشان کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے کبھی انجام نہیں پا سکتا۔ اور ہم عنداللہ سرخرو اور خائب المرام نہیں ٹھہر سکتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تقریر

عیسائی دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انعامی چیلنج آج بھی قائم ہے

کہ

توریت اور انجیل کو سورۂ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے

مَیں جماعتِ احمدیہ کا امام ہونے کی حیثیت سے انعامی رقم میں سَو گُنا اضافہ کرنے کا اعلان کرتا ہوں

مجھے یقین ہے کہ عیسائیوں کو یہ چیلنج قبول کرنے کی کبھی ہمّت نہیں پڑے گی

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

ربوہ — ۱۵ مارچ ۶۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک اہم جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد علمائے سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں بیان کردہ تردید الوہیت مسیح سے متعلقہ دلائل کی وضاحت فرمائی۔ اس جلسہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی بنفسِ نفیس رونق افروز تھے۔ تقاریر کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے بھی ایک مختصر لیکن ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حضور کے اس خطاب کا متن قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اِس آخری تقریر میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک چیلنج

جو آپ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں عیسائیوں کو دیا گیا تھا پیش کیا گیا ہے جو یہ ہے:-

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گے۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں۔ یعنی سورت فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظامِ فطرتی سے اس سورت میں صدہا حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی اور یہ بات لاف وگزاف نہیں بلکہ واقعی اور حقیقی بات یہی ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورت فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں اور کیونکر فیصلہ ہو۔ پادری صاحبان ہماری کوئی بات بھی نہیں مانتے۔ بھلا اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم

بطور انعام پانسو روپیہ نقد

ان کو دینے کے لئے طیّار ہیں اگر وہ اپنی کل ضخیم کتابوں میں سے جو ستّر کے قریب ہوں گی وہ حقائق اور معارف شریعت اور مرتّب اور منتظم دُرر حکمت و جواہر معرفت و خواص کلامِ الوہیّت دکھلا سکیں جو سورۃ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں۔ اور اگر یہ روپیہ تھوڑا ہو تو جس قدر ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم ان کی درخواست پر بڑھا دیں گے۔" (ص۱۲)

فرمایا:-

اِس اقتباس کے آخری فقرہ کو سُن کر مجھے یہ خیال آیا کہ

یہ ایک ایسا چیلنج ہے

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا بلکہ قیامت تک کے لئے قائم ہے۔ اور اس چیلنج میں آپ نے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ اگر عیسائی اس رقم کو حقیر سمجھنے کا بہانہ کر کے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ہم اپنی استطاعت کے مطابق اس رقم کو بڑھا دیں گے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ ہماری مالی طاقت اور استطاعت کو بڑھا دیا ہے اس لئے مَیں جماعتِ احمدیہ کا امام ہونے کی حیثیت سے

عیسائی دنیا کو چیلنج دیتا ہوں

کہ وہ ہم سے اس رقم سے سَو گنا زیادہ (یعنی پچاس ہزار روپیہ) ۵۰،۰۰۰/- نقد وصول کریں بشرطیکہ جو حقائق و معارف سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں اسی قسم کے حقائق و معارف وہ اپنی تمام کتب کے مجموعہ سے پیش کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ انہیں اس چیلنج کو قبول کرنے کی کبھی ہمّت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کتابوں کے ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ نہیں ہو سکتا جو دنیا کو ایک وقت تک فائدہ پہنچا کر اور اپنا کام ختم کر کے خدا تعالیٰ کی تقدیر سے منسوخ کر دی گئی ہیں۔

دوسری بات

مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بدقسمتی سے بعض مقررین کو بعض ضروری کام پڑ گئے اور وہ اس جلسہ میں تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا جو حق تھا وہ ادا نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ بڑی عجیب کتاب ہے۔ اس میں بڑے وسیع مضامین پائے جاتے ہیں اور اس کے ایک ایک فقرہ کی تشریح میں ایک ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً اس میں "توبہ" کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے لطیف پیرایہ میں ایک وسیع مضمون بیان فرمایا ہے۔ مجھے خیال آیا ہے کہ جامعہ احمدیہ کے طلباء جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کئے ہوئے خزانۂ علمیہ سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے ایک علیحدہ جلسہ مقرر کیا جائے جو آج سے تین ہفتہ کے بعد منعقد ہو۔ تمام

طلباء اس کتاب کو پڑھیں

پھر پڑھیں۔ پھر پڑھیں اور نوٹ لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مضامین اور مطالب اس سے نکالیں۔ پھر ہم ان سے پوچھیں گے

کہ انہوں نے اس کتاب سے کتنے نکتے نکالے ہیں ان میں سے کوئی کہے گا میں نے چالیس نکتے نکالے ہیں۔ کوئی کہے گا میں نے پچاس نکتے نکالے ہیں کوئی کہے گا میں نے ساٹھ نکتے نکالے ہیں اور کوئی کہے گا میں نے ستّر نکتے نکالے ہیں۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ تمہاری طبیعت کے موافق جو چیز تمہیں سب سے زیادہ پسند آئی ہے وہ بیان کرو۔ پھر ان پر اس کتاب کے مضامین کے متعلق اور سوالات بھی کئے جاسکتے ہیں جس سے یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ انہوں نے اس مختصر لیکن درحقیقت وسیع مضامین کی حامل کتاب کا کتنا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ یہ جلسہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کی عزت افزائی کے لئے اور انہیں فائدہ پہنچانے کے لئے علیحدہ منعقد ہو گا۔

فرمایا:۔ •

"آئندہ ماہانہ جلسہ جو اس سلسلہ میں منعقد ہو گا وہ قرآن کریم کی رُو سے "وفاتِ مسیح" پر ہو گا۔ اس میں مختلف مقررین مختلف دلائل بیان کریں گے۔ اگرچہ

وفاتِ مسیح کا مسئلہ

کافی حد تک زیر بحث آنے کے بعد ایسا ہو گیا ہے کہ بڑی عمر والے احمدی دوست یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ مسئلہ اتنی دفعہ سُنا، اس پر ہم نے اتنا غور کیا۔ اور اتنا سوچا اور اتنی وضاحت سے ایک نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ اب اس پر تقاریر کی ضرورت نہیں رہی لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کی انہیں بھی ضرورت ہے کیونکہ انہیں صرف اس مسئلہ کو سمجھنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کو سمجھانا بھی ہے اور وہ دوسروں کو سمجھا نہیں سکتے۔ جب تک کہ اس مسئلہ کی پوری تفاصیل انکے ذہن میں حاضر نہ ہوں۔ اور اس کی تفاصیل ان کے ذہن میں اُس وقت تک حاضر نہیں ہو سکتیں جب تک کہ ان کا بار بار اعادہ نہ ہوتا رہے۔ اس لئے پُرانے احمدیوں کو بھی اس کا ضرورت ہے اور ہماری نئی نسل کو تو اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ

جہاں تک عیسائیت کے مقابلہ کا سوال ہے

(جو اس وقت اسلام پر حملہ آور ہو رہی ہے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو بنیادی قرار دیا ہے اگر تم حضرت مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ ثابت کر دو تو اسلام کی فتح اس ایک مسئلہ کے ثبوت سے ہو جاتی ہے۔ اور عیسائیت کی عمارت دھڑام سے اپنی بنیادوں پر آ گرتی ہے۔ بہر حال اس مسئلہ کو اگلے ماہ زیر بحث لایا جائے گا۔

مجھے افسوس ہے کہ دوست ان تقاریر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں ربوہ کے محلوں سے ان تقاریر کے سُننے کے لئے زیادہ آدمی آنے چاہئیں اور ہمارے صدر صاحب عمومی اس کے ذمّہ دار ہیں۔ اس دفعہ مَیں نے خیال کیا کہ شاید ہمارے بزرگ کہیں کہ موسم ہی ایسا ہے کہ کیچڑ کی وجہ سے ہمارے لئے یہاں جمع ہونا مشکل ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہر دفعہ موسم ایسا ہی ہو۔ پس دوستوں کو

ان جلسوں میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونا چاہیئے

اس سے علمی شوق پیدا ہوتا ہے۔ تبلیغ کے میدان میں ہمارے احمدی احباب اب کچھ سُست ہو گئے ہیں۔ اگر وہ ان جلسوں میں شریک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے برکت حاصل کریں گے تو ان کی یہ سُستی بھی دُور ہو گی۔

آئندہ ماہ منعقد ہونیوالے جلسہ کا موضوع

"وفاتِ مسیح کے وہ دلائلِ قرآنیہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بیان فرمائے ہیں"۔ مقررین کو بحث کے دوران نئے اور زائد دلائل بتانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر کسی دلیل کی تفصیل و وضاحت کے لئے ان کے ذہن میں کوئی نئی دلیل آئی ہو۔ یا کوئی بات کہیں سے نقل کرنا ہو تو اور بات ہے لیکن

اصل موضوع بحث

وہی بنیادی دلیل ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم سے بیان فرمائی ہے۔

آئیں! اب ہم دعا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو حاصل کرنے کی توفیق دے۔ جس کے حصول کے لئے ہم نے یہ کوشش شروع کی ہے۔

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی +

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

حضرت معاذؓ کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک وصیّت

عن معاذٍ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أخذ بیدہ وقال" یا معاذ واللہ انّی لاحبّک ثمّ اوصیک یا معاذ لاتدعنّ فی دبر کلّ صلاۃٍ تقول اللّٰھمّ أعنّی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک"

(ابو داؤد)

ترجمہ:۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا کی قسم مَیں تجھ سے محبّت کرتا ہوں پھر معاذ مَیں تجھے وصیّت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کر اے اللہ اپنے ذکر اور شکر پر میری مدد کیجئے۔

تشریح:۔ غور فرمایئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کس انداز میں معاذؓ کو وصیّت کرتے ہیں ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر خدا کی قسم کھا کر فرماتے ہیں اے معاذ مَیں تجھ سے محبت کرتا ہوں دیکھ ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کر اللّٰھمّ اعنّی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔ یہ دعا بتاتی ہے کہ خدا کا ذکر اور شکر خدا کی توفیق اور فضل کے بغیر ممکن نہیں اس لئے اس سے بالالتزام دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ اپنے ذکر اور عبادت کی توفیق دے۔ اِس مفہوم کا ایک فقرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مناجات میں بھی ہے ؎

آنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

کہ اے خدا تجھ سے تجھی کو چاہتا ہوں۔

([illegible])

تقریبِ رخصتانہ

مؤرخہ ۱۷ اپریل کو محترم نیک محمد خان صاحب غزنوی کی دختر رضیہ غزنوی صاحبہ ایم۔ اے بی ایڈ لیکچرار گورنمنٹ کالج فار ویمن جہلم کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی جس میں متعدد دیگر احباب و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اِس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ رفیق احمد صاحب جاوید متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

محترمہ رضیہ غزنوی صاحبہ کا نکاح اسی روز بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں مکرم کیپٹن نصیر احمد صاحب ابن محترم چودہری غلام حسین صاحب آف ڈنڈ پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔ خطبہ نکاح میں حضور نے محترم نیک محمد خان صاحب غزنی کے خاندان سے اپنے ذاتی گہرے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خان صاحب موصوف افغانستان کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے محض احمدیت کی خاطر اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں رہائش اختیار کی اور خدمتِ دین میں حصہ لیا ان کی اہلیہ صاحبہ کو بھی ایک عرصہ تک حضرت امّاں جانؓ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہؤا۔ لہذا خوشی کی یہ تقریب میری ذاتی خوشی بھی ہے۔

برات جس میں کئی غیر از جماعت معززین بھی شامل تھے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ربوہ پہنچی اور اسی روز شام کو واپس روانہ ہو گئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

آمین اللّٰھمّ آمین

تلاوت قرآن کریم اور اسکے آداب

مکرم بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرہ

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کا ہر حرف الہامی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کے بہت سے الہامی نام ہیں اور وہ نام اپنے اندر عظیم الشان پیشگوئیاں اور صداقتیں لئے ہوئے ہیں۔ مثلاً اس کے ناموں میں سے ایک نام "قرآن" ہے اور اس کے ساتھ متفرق مقامات پر مختلف صفات بھی بیان کی گئی ہیں۔ اسی نام میں یہ دعویٰ پایا جاتا ہے کہ یہ کثرت سے پڑھی جائے اور تحریف و تبدل سے محفوظ رہنے والی کتاب ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس کثرت سے قرآن کریم دنیا کے ہر طبقہ میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی کتاب ایسی نہیں پڑھی جاتی۔ اس کا حلقۂ تدریس کسی خاص طبقہ اور علاقہ سے مخصوص نہیں امیر، غریب، شہری، دیہاتی، عربی، عجمی، مرد عورت، جوان، بوڑھے اور بچے سب اسکو پڑھتے ہیں۔ مسلمان ہر خوشی، غمی، شادی اور دیگر کئی مواقع پر اسی کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پڑھتے ہیں۔ اس طرح اس دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں ہر وقت اور ہر حالت میں کھول کر ورد کر کے مسلمان اپنے عمل سے اسکی صداقت کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی اس دعویٰ کی صداقت کو تا قیامت اپنے عمل سے سچا ثابت کرتی رہیں۔

دنیا میں ہر کام کرنے کے لئے کچھ اصول و قواعد ہوتے ہیں۔ اگر ان کا لحاظ نہ رکھا جائے تو خاطر خواہ یا متوقع نتیجہ نہیں نکل سکتا یہی حال تسلیم قرآن کا ہے۔ یہ فضیلت بھی الہامی کتابوں میں صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے پڑھنے والوں کو کچھ ہدایات و آداب سکھائے ہیں۔ چنانچہ پہلی ہدایت قرآن کریم نے یہ فرمائی ہے۔ کہ لا یمسہ الا المطھرون۔ کہ اس کو وہی لوگ چھوئیں جو مطہر اور پاک صاف ہوں اس ارشاد خداوندی کا ایک پہلو یہ ہے کہ ظاہری صفائی و طہارت کو ملحوظ رکھا جائے۔ مثلاً جسم جگہ اور لباس وغیرہ پاک صاف ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ

قرآن شریف پڑھتے ہوئے درمیان میں وضو ساقط ہو جائے تو کیا پھر وضو کیا جائے؟ فرمایا قرآن شریف کی تلاوت سے قبل جب پہلی دفعہ وضو کر لیا ہو اور اثنائے تلاوت میں وضو قائم نہ رہے تو پھر تیمم کیا جا سکتا ہے۔"

(شانِ قرآن صفحہ ۳۲)

دوسرا پہلو اس آیت کا یہ ہے کہ باطنی طہارت جو تقویٰ ہے اسکو بھی مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کو پڑھا جائے۔ ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھنے والے قاری کو دوہری عزت ملے گی۔ ظاہری صفائی و طہارت کی وجہ سے اسکو دنیاوی لحاظ سے معاشرہ میں عزت و تکریم سے دیکھا جائے گا۔ اور تقویٰ کی وجہ سے جو ایک مخفی اور روحانی امر ہے۔ اسکو روحانی علوم معارف سے حصہ دیا جائے گا اور ان دونوں خوبیوں کے ملنے سے ایک تیسری چیز پیدا ہو گی۔ جو اصل مقصود و مطلوب ہے۔ یعنی محبت الٰہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ اسی حقیقت کا یوں اظہار فرماتا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین۔ کہ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی صفائی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے پس اصل مقصود یعنی رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کے لئے ان ذرائع کو مدنظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

۲۔ دوسری ہدایت اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن کریم کے سلسلہ میں یہ فرمائی ہے۔ کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ کہ جب تو قرآن پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت تعوذ پڑھنے کا حکم دینے میں قاری کو اسکی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے۔ تعوذ ہمیں یہ سبق آموز اور عبرت انگیز واقعہ یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی نافرمانی اور انکار سے ایک ہستی کو شیطان کا نام دیا گیا۔ اور وہ رحمت خداوندی اور قرب الٰہی سے محروم ہو گئی۔ اور تا قیامت اللہ تعالیٰ ملائکۃ اللہ، انبیاء، اولیاء، صلحاء اور مومنین کی لعنت و نفرت کا مورد بنی۔ پس قاری کو تلاوت قرآن کریم کے وقت تعوذ پڑھنے کا حکم دینے میں یہی حکمت ہے کہ اب تو قرآن کریم کو جو سینکڑوں احکام خداوندی کا مجموعہ ہے۔ پڑھنے لگا ہے اس عبرتناک واقعہ کو نہ بھولنا مبادا تو کسی ایک حکم کا انکار یا نافرمانی کا مرتکب ہو کر رحمت خداوندی سے محروم ہو جائے۔

تعوذ کا پڑھنا یہ تاثر بھی دیتا ہے۔ کہ قاری کو یہ بھی نہ سمجھنا چاہیئے کہ میں بہت سے احکام کی پیروی کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی ایک حکم کی نافرمانی سے سب نیکیاں ختم ہو جائیں۔ کیونکہ شیطان ایک ہی حکم کے انکار سے دربار الٰہی سے دھتکارا گیا تھا اور خصوصاً جو حکم مامور زمانہ یا مامور کے جانشینوں کی طرف سے دیا جائے۔ اس کا انکار حبط اعمال اور جہنم کا موجب ہو سکتا ہے۔ نیز تعوذ پڑھنے سے یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے کہ محض قرآن کریم کا پڑھ لینا باعث خطرہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسکے ساتھ اگر تکبر اور ریا کا رنگ پایا جائے۔ تب بھی وہ خدا کا قرب نہیں پا سکتا۔ علم و عمل بھی بعض دفعہ تکبر، خود پسندی وغیرہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یہی چیز شیطان میں پائی جاتی تھی۔ ہاں اس میں کیا شک ہے کہ علم حقیقی عمل حقیقی کا موجب ہوتا ہے جس قدر کسی کو صحیح اور یقینی علم ہو گا۔ اسی قدر اس میں عملی پختگی پائی جائے گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم الناس تھے۔ اسلئے آپ عمل میں بھی تمام مخلوقات اول و آخر میں اعلیٰ و اکمل اور اسوہ ہیں۔ آپ کے اعلم الناس ہونے کے ثبوت میں ہم قرآن کریم پیش کرتے ہیں۔ پس قرآن کریم علم بخشتا ہے اور علم کے نتیجے میں عملی تبدیلی ہوتی ہے اسی غرض کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک منظم سکیم کے ماتحت تعلیم القرآن کا پروگرام بنایا ہے تا ہماری جماعت دینی و دنیاوی روحانی و جسمانی لحاظ سے قابل عزت اور فعال زندگی بسر کر سکے۔ اللھم ایدہ بروح القدس

احادیث سے ایک اور موقعہ پر بھی تعوذ کا پڑھنا ثابت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم گدھے کی مکروہ آواز کو سنو تو اس وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا کرو۔ بظاہر اس کی حکمت معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن جب ہم قرآن کو پڑھتے ہیں۔ تو ایک جگہ بے عمل یہود کی مثال گدھے سے دی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جن لوگوں پر تورات کی اطاعت واجب کی گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال گدھے کی طرح ہے۔ جس نے بہت سی کتابیں اٹھائی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرنے والی قوم کی حالت بہت بری ہوتی ہے۔" (جمعہ)

پس قرآن کریم پڑھنے والوں کو جو تعوذ پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے اس میں یہی سبق دیا گیا ہے کہ کتاب اللہ کا صرف پڑھ لینا یا اس کی اطاعت کا محض دعویٰ کر دینا ناراضگی الٰہی کا موجب ہوتا ہے۔ جب تک اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کی پیروی نہ کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو، جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسند ہے۔" (صف)

اس لئے قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے اکثر تلاوت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مومن قرار دیتا ہیں۔ جو تلاوت کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

الذین اتینھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یومنون بہ

(سورہ بقرہ رکوع ۱۴)

کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اسکی تلاوت کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ ایسے لوگ ہی اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ تلاوت کے فعل میں صرف پڑھنے کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ساتھ پیروی کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ پس اس آیت میں مومنوں کی یہ علامت قرار دی گئی ہے۔ کہ وہ کتاب کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ ساتھ ہی اسکے احکام کی پیروی بھی کرتے ہیں۔

اس کے مقابل پر احادیث میں قرأت کا فعل ایسے لوگوں کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے جو ریا اور دکھاوے کے لئے قرآن کریم پڑھتے ہیں لیکن حلق سے نیچے اس کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ خاص طور پر آخری زمانہ کے لوگوں کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہوں۔ پڑھنے والے نہ ہوں۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے والے ہوں۔ کہ ہم اس جماعت کے افراد ہیں۔ جس نے دوبارہ قرآن کو آسمان سے لایا ہے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

میرے بہنوئی مکرم مرزا ایوب بیگ صاحب جو افریقہ سے ریٹائر ہو کر لاہور مقیم ہیں۔ پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ اور حالت سخت تشویشناک ہے

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا محمد احمد۔ بھاٹی دروازہ۔ لاہور

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے

اس دہریت اور لامذہبیت کے زمانہ کے زہر کا تریاق مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں دکھا گیا ہے۔ ان کتب کا مطالعہ نفس کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری کتابوں کو تین بار نہیں پڑھتا۔ اس میں بھی گویا ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔ پس تمام خدام کو چاہیئے کہ وہ حضرت اقدس کی کتب میں سے کوئی نہ کوئی کتاب ہر روز اپنے زیر مطالعہ رکھیں اور اپنے پروگرام میں اسکو شامل کریں۔

نیز جماعتی نظام کے ماتحت درس قرآن کریم حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہتمام موجود ہے۔ اس قسم کے اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ تمام خدام اس قسم کے دروس میں شامل ہو کر ان سے استفادہ کریں

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حیدرآباد میں احمدیہ ہال کی تعمیر

حیدرآباد میں شہر کے اہم حصہ گھاڑی کھاتہ میں جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ہال کی تعمیر مکمل کر لی ہے۔ یہ دو منزلہ عمارت ہے۔ جس میں ایک گیلری بھی تعمیر کی گئی ہے۔

اس ہال کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے جولائی ۱۹۶۳ء میں رکھا تھا۔ جبکہ آپ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی حیثیت سے انصار اللہ کے اجتماع میں شمولیت کے لئے یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ نے اس وقت دوستوں کو تاکید فرمائی تھی کہ یہ ہال جلد تعمیر کیا جائے۔ پھر جب آپ گذشتہ سال حیدرآباد تشریف لائے تو حضور نے دوبارہ احباب جماعت کو ہال کی جلد تعمیر کی طرف توجہ دلائی حضور کی دعا اور توجہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ مرکز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اب جماعت کا ارادہ ہے کہ مسجد احمدیہ کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہے جو محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والے اور ان جگہوں کو آباد رکھنے والے ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد

ربوہ ڈائری

ماہنامہ تحریک جدید کے آئندہ شمارہ کے انگریزی حصہ میں "ربوہ ڈائری" ایک مستقل عنوان ہوگا۔ اگر آپ یا آپکے انگریزی دان دوستوں، سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر صاحبان کو ربوہ کی پاک فضا میں منعقد ہونے والی تقاریب اور بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روح پرور خطبات سے مستفید کرنا چاہتے ہیں تو ماہنامہ تحریک جدید انکے نام لگوا دیجئے اس کا سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ ہے اور یہ رقم آپ لوکل جماعت میں بھی ادا کر سکتے ہیں تاکہ منی آرڈر کرانا پڑے اور نہ ہی وی۔ پی پر زائد خرچ برداشت کرنا پڑے۔ لوکل جماعت میں چندہ ادا کر کے ہمیں نام اور پتہ سے فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ پرچہ بلا تاخیر جاری کر دیا جائے۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

شکریہ احباب

ہمارے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اوکاڑہ کی وفات پر جن بزرگوں اور احباب نے بذریعہ خطوط یا خود تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ ہم ان کے بے حد ممنون ہیں ان کی تعزیت نے ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت بخشی۔

احباب و بزرگان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرما کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمود احمد باجوہ مسعود احمد باجوہ

پسران چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم نمبردار اوکاڑہ

اوکاڑہ میں اہم تقاریر

مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۶ء کو نظارت اصلاح و ارشاد کے وفد کی آمد پر اوکاڑہ کی جماعت نے کریسنٹ ہوٹل میں وسیع پیمانے پر ایک عصرانے کا انتظام کیا۔ جس میں ایک سو کے قریب غیر از جماعت معززین مدعو تھے اس اجتماع میں مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے "اتحاد المسلمین" کے موضوع پر ایک اہم تقریر فرمائی۔ حاضرین میں سے اکثر نے اس بات کا اظہار کیا کہ مولانا کی یہ تقریر بے حد مفید۔ علمی اور پُر از معلومات تھی۔ اور ملکی حالات کا تقاضا بھی ہے کہ اس قسم کی تقاریر بار بار کی جائیں۔ اور کہا کہ مولانا کی یہ تقریر چھپوا کر بکثرت تقسیم کی جانی چاہیئے۔ انفرادی ملاقات کرنے والوں میں سے ایک صاحب نے کئی بار اظہار کیا کہ مولانا شمس صاحب سے گفتگو کر کے مجھے بڑا علمی فائدہ پہنچا ہے

رات کے اجلاس میں مولانا محمد صادق صاحب اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تقاریر سن کر اور اکناف عالم میں اشاعت قرآن اور خدمت اسلام کے عظیم کام کی سلائیڈز دیکھ کر غیر از جماعت دوست بہت متاثر ہوئے۔ ان میں سے جن سے بھی ملاقات ہوئی وہ جماعت کی مالی قربانیوں تراجم قرآن۔ تعمیر مساجد اور اشاعت اسلام کی سرگرمیوں کے معترف تھے۔

(برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ اوکاڑہ)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ سکینہ ارشاد بنت چوہدری عبدالکریم صاحب دارالرحمت فیکٹری ایریا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۷ اپریل بروز اتوار عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح محمد سلیمان پسر منشی محمد ابراہیم صاحب سے ساڑھے تین ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا تھا۔

دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کروائی۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (خاکسار عبدالشکور شاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں اور امراض قلب میں مبتلا ہوں۔ دل کا اپریشن ہونے والا ہے۔ سخت تشویش ہے۔ (صلاح الدین احمد ولد میاں احمد دین قادیانی) ذرگر مرحوم وارڈ ۶ کارڈیالوجی ہسپتال بیڈ نمبر ۱۴ لاہور

۲۔ میرے والد صاحب کئی دنوں سے علیل ہیں (خاکسار فوزیہ بنت میر ظفر علی صاحب وزیرآباد)

۳۔ خاکسار کی ہمشیرہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں (چوہدری محمد شریف احمدی فیروز والہ)

۴۔ میرے بھتیجے ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر کا آخری امتحان ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء کو لندن میں ہو رہا ہے۔

(عبدالعزیز امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

۵۔ میری اہلیہ فضیلت بیگم دختر ماسٹر خلیل الرحمن صاحب مرحوم دماغی امراض میں مبتلا ہیں۔ (رساول احمد لاہور)

احباب جماعت ان سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

ربوہ میں مورخہ ۲۲ تا ۲۴ اپریل شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں پاکستان ریلوے گوجرانوالہ، واپڈا، سیالکوٹ، سرگودھا، کشمیر کلب اور سابق سندھ کی مشہور ٹیموں کے نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ جن کا کھیل ہمیشہ قابل دید ہوتا ہے چونکہ ٹورنامنٹ کا مقصد اس قومی کھیل میں شوق بڑھانے اور نئے کھلاڑی تیار کرنا ہے۔ اسلئے ٹکٹ داخلہ کی شرح برائے نام رکھی گئی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

		عام ٹکٹ	بچوں کے لئے
(۱)	یومیہ ٹکٹ	۷۵ پیسے صرف	۳۰ پیسے صرف
(۲)	سیزن ٹکٹ	۵۰-۱ پیسے صرف	۳۰ " "
(۳)	نشستگاہ خاص	۱۰ روپے صرف	۵ روپے سیزن

آپ کی شرکت کھلاڑیوں کے لئے حوصلہ افزائی کا موجب ہوگی۔

نصیر احمد چوہدری

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ - ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

کراچی ۲۰ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف الزام تراشی بند کر دے۔ کیونکہ اس کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو پاکستان پر اعلان تاشقند کی خلاف ورزی کا الزام عاید کرنے کی بجائے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی پر خلوص کوشش کرنی چاہیئے

مسٹر بھٹو نے کل نیو کلفٹن میں اپنی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ پاکستان اور بھارت کی طرف سے ایک دوسرے پر اعلان تاشقند کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کرنے سے کوئی مفید مقصد پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کی بجائے بھارت کو کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی پر خلوص کوشش کرنی چاہیئے جو دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی اور تصادم کی اصل وجہ ہے

بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت کشمیر کا مسئلہ حل کرنا ہے اس کی بجائے اگر بھارت پر الزام تراشی کرتا رہا تو اس کا مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا بلکہ اس طرح کی الزام تراشی سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں بحران اور شدت اختیار کر سکتا ہے

مسٹر بھٹو نے کہا پاکستان بھارت پر اعلان تاشقند کی صریح خلاف ورزی کا الزام عائد کر سکتا ہے۔ بھارت نے اعلان تاشقند کے مطابق ۲۵ فروری تک تمام سرحدی علاقوں سے فوجیں واپس نہیں بلائی تھیں حالانکہ اعلان تاشقند پر عمل کرنے کے سلسلے میں اہم ترین بات فوجوں کی واپسی ہی تھی بھارت نے فوجیں اس وقت واپس بلائیں جب اس سلسلے میں پاکستان نے شدید احتجاج کیا۔ اس کے علاوہ بھارت نے اپنے علاقے سے مسلمانوں کا جبری انخلا بھی بند نہیں کیا۔ بلکہ بھارت کے ایک وزیر نے مسلمانوں کے انخلا کے حق میں پارلیمنٹ میں بیان بھی دیا ہے۔

کراچی ۲۰ اپریل۔ پاکستان میں روس کے سفیر نے کل صبح کراچی میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی۔ بعد میں انہوں نے بتایا انہوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ سے دوستانہ بات چیت کی ہے۔ روسی سفیر نے یہ نہیں بتایا کہ بات چیت کا موضوع کیا تھا۔

کراچی ۲۰ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سنٹو کے وزرائے خارجہ کی تین روزہ کانفرنس میں شرکت کے لئے کل بذریعہ طیارہ انقرہ روانہ ہو گئے

نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کشیدگی پر انہیں سخت تشویش ہے۔ مسز اندرا گاندھی نے جو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں کہا اعلان تاشقند کے ذریعہ جو فضا قائم ہوئی تھی۔ وہ اب موجود نہیں اور وہ محسوس کرتی ہیں کہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو ختم کرنے کے لئے فوری اور مناسب اقدامات کی ضرورت ہے

ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ وہ صدر ایوب سے ملاقات کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ اس ملاقات کی وجوہ معقول ہوں۔

بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ وہ اس بات پر غور کر رہی ہیں کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات ضروری ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں مسز اندرا گاندھی نے کہا کہ اگر صدر ایوب سے ملاقات کی ناضروری ہوئی تو وہ اس سے گریز نہیں کریں گی لیکن فی الحال اس ملاقات کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر میکناگھی نے کل یہاں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان سے ملاقات کی اور دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا امریکی سفیر ان دنوں لاہور کے دورے پر آئے ہوئے ہیں

کیا؟
آپ کو اپنے فالتو روپیہ سے کم از کم
دس فیصدی سالانہ نفع مل رہا ہے؟
اگر نہیں
تو اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کے ہاں
جمع کرا کے بہت معقول منافع حاصل کرنا چاہیئے۔
مکمل تفصیلات طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز، پی ڈبلیو ریلوے، ایمپریس روڈ لاہور کو صرف یو ایس اے میں مینوفیکچررز / سپلائیرز سے مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے ترجیحی طور پر ان کے پاکستانی نمائندوں کی وساطت سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم بذریعہ ڈاک (ناقابل واپسی)	تاریخ ہائے فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
	P6/409/D4(A)DLOAN NO. 070/65 شیئرنگ مشین (SHEARING MACHINE) = ایک عدد	۱۰/- روپے	۲۵ اپریل ۶۶ء تا ۸ جون ۱۹۶۶ء	۹ جون ۶۶ء بوقت ۸ بجے صبح	۹ جون ۶۶ء بوقت پا ۸ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور نیز دفتر ڈسٹرکٹ کونسل آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں ۹۔ اور ۱۲ بجے دن کے دوران مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر مل سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان۔ ٹنڈر دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ، نیویارک ۲۱۔ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف مقررہ فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۳۔ مقامی فرمیں جو غیر ملکی زرمبادلہ کے سلسلہ میں کوئی مدد طلب کئے بغیر حاضر سٹاک پیش کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ وہ بھی فری ڈلیوری سٹورز، کراچی چھاؤنی یا رسونگ شیڈ سٹور سپلائی کی بنیاد پر گورنمنٹ ٹیکسز / ڈیوٹی وغیرہ اور دیگر اخراجات سمیت نرخ بھیج سکتی ہیں

INF(L)-903

ہمدرد نسواں (اٹھرا گوریاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس نمبر ۲۰ روپے

اللہ تعالیٰ ہر مذہب اور علم کے آدمی کو اپنا راستہ دکھانے کیلئے تیار رہتا ہے

بشرطیکہ انسان اس کے لئے کوشش کرے اور صدقِ دل سے دعاؤں میں لگا رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"پھر اس آیت کی عبارت ایسی ہے کہ اس سے اضطراب اور گھبراہٹ کی طرف خاص طور پر اشارہ پایا جاتا ہے بعض مضامین الفاظ سے ظاہر نہیں ہوتے لیکن وہ عبارت میں پنہاں ہوتے ہیں۔ اور یہی حالت یہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بندے میری طرف دوڑتے ہیں ان کے اندر ایک اضطراب اور عشق پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ چلاتے ہیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے تو تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کے پکارنے والے کی پکار کو کبھی ردّ نہیں کرتا بلکہ اُسے ضرور سنتا اور اور قبول کرتا ہوں۔ ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ

سُبُلَنَا۔ یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہمیں اپنی ذات ہی کی قسم ہے کہ ہم ضرور اُن کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخش دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مذہب اور علم کے آدمی کو اپنا رستہ دکھانے کے لئے تیار رہتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اس کے لئے کوشش کرے۔ اور اس کی دعا کو وہ ضرور سُن لیتا ہے۔ باقی دعاؤں کی قبولیت میں وہ انسانی مصالح کو بھی مدّنظر رکھتا ہے۔ بعض دفعہ انسان جو چیز مانگتا ہے خدا تعالیٰ کے علم میں وہ اس کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ پھر بعض دفعہ ملازمت ایک ہوتی ہے اور اُسے مانگنے والے دو

تو نہیں مل سکتی وہ لازماً ایک ہی کو ملے گی۔ مگر وہ چیز جس کے بانٹنے کے باوجود اُس میں کوئی کمی نہیں آسکتی وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے باقی تمام اشیاء محدود ہیں۔ اگر ایک چیز کے دو مانگنے والے سامنے آجائیں تو وہ لازماً زیادہ حقدار کو دی جائے گی۔ یا اگر وہ مضر ہو تو گو اس کا کوئی اور حقدار نہ ہو تو پھر بھی وہ اپنے مومن بندہ کو نہیں دے گا۔ کیونکہ وہ دوست سے دشمنی کیونکر کر سکتا ہے اور کیسے ممکن ہے کہ جس چیز کے متعلق وہ جانتا ہے کہ آگ ہے وہ اپنے دوست کو دے دے۔ غرض سب دعاؤں کی قبولیت یکساں نہیں ہوتی ہیں مگر ایک دُعا

اور جس کے ملنے میں کوئی بداثر نہیں۔ دنیا کی ہر چیز میں بدائی ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ بعض نماز پڑھنے والوں کے لئے بھی ہلاکت ہے مگر خدا تعالیٰ کو مانگنے میں کوئی ذلیل نہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کسی سے اس لئے نہ ملے کہ وہ ہلاکت میں نہ پڑے یا اس لئے نہ ملے کہ خدا تعالیٰ کے وجود میں کمی نہ آجائے۔ جس طرح ہوا ہر ایک کے ناک میں جاتی ہے مگر اس میں کمی نہیں ہوتی اسی طرح خدا تعالیٰ ہر بندہ کو مل سکتا ہے اور پھر بھی اس میں کمی نہیں ہوتی۔ سورج کی شعاعوں سے سب مخلوق فائدہ اُٹھاتی ہے مگر ان میں کوئی کمی نہیں آتی۔ چاند کی شعاعوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ تم چاندنی رات میں گھنٹوں بیٹھ کر لطف اٹھاؤ مگر اس کا نور پھر بھی اتنے کا اتنا ہی رہے گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے بلکہ خدا تعالیٰ تو اُن سے بھی کامل ہے۔ ان چیزوں میں بھی ممکن ہے کوئی خفیف سی کمی ہو جاتی ہو۔ مگر خدا تعالیٰ میں اتنی بھی نہیں ہوتی اس لئے وہ اپنے بندوں سے کہتا ہے کہ تم میری طرف آؤ پھر تم دیکھو گے کہ تم کس طرح تیز تیز قدم مارتے ہوئے اس راستہ پر چل پڑو گے جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور باوجود اس کے کہ وہ غیر محدود ہے تم اس کو پالو گے اور اس کا وصال حاصل کر لو گے" (تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۴۱۴)

ضرورت کے وقت سعودی عرب کے عوام پاکستان کا ساتھ دیں گے

پاکستان اور سعودی عرب کی دوستی کی بنیاد آسمانی رشتوں پر ہے (شاہ فیصل)

کراچی ۱۸ اپریل۔ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصل نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب روحانی اور آسمانی اعلیٰ و ارفع رشتوں میں منسلک ہیں۔ ان کی دوستی کی بنیاد مادی منفعت اور وقتی مصلحت نہیں ہے انہوں نے کہا مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں سعودی عرب میں آپ کے بھائیوں کی طرف سے آپ کو خیر سگالی کا پیغام پہنچا رہا ہوں۔ آپ کے یہ بھائی بھی اسی پر ایمان رکھتے ہیں جس پر آپ کا ایمان ہے۔ آپ کو جس چیز سے تکلیف پہنچتی ہے، انہیں بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور آپ کے یہ بھائی ہر معاملہ میں آپ کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو تمام جسم اس کو محسوس کرتا ہے

شاہ فیصل کل یہاں باغ جناح میں کراچی کے شہریوں کی طرف سے دی گئی ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ حرمین شریفین کے پاسبان نے تالیوں کی گونج میں کہا کہ دونوں ملک ان گنت رشتوں میں منسلک ہیں اور جب کبھی ضرورت پڑی سعودی عرب کے عوام پاکستان کے عوام کی امداد کریں گے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں اخوت تعاون اور استحکام پیدا کرنے کی ہمیں توفیق عطا کرے انہوں نے کراچی کے عوام کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "پاکستان کے لوگ فراخ دل اور مہربان لوگ ہیں جن کی جرأت ہمت اور بلند کرداری کا دنیا بھر میں شہرہ ہے"

جلالۃ الملک نے صدر ایوب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ عظیم فیلڈ مارشل ایوب خان نے مجھے یہ موقع دیا ہے کہ میں اپنے ہم مذہب بھائیوں کو قریب سے دیکھ سکوں۔ جس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے!

شادی کی مبارک تقریب

میرے بیٹے عزیز محمد احمد سلمہ اللہ تعالیٰ مقیم انگلستان کی شادی کی تقریب مورخہ ۸۔ اپریل ۶۶ء کو عمل میں آئی۔ عزیز کا نکاح عزیزہ لطیفہ شاہد جبین بنت مکرم فضل حق صاحب سیٹھی آف جہلم کے ساتھ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے مبارک موقع پر پڑھا تھا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی اس درخواست پر کہ حضور ازراہِ ذرہ نوازی شادی میں شمولیت فرمائیں، اپنی اہم مصروفیات کے پیش نظر شفقت خاص کے طور پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو اپنا نمائندہ مقرر فرما کر بارات کے ہمراہ بھجوایا۔ چنانچہ محترم مولانا صاحب موصوف کی قیادت میں بارات مورخہ ۸۔ اپریل بروز جمعہ ربوہ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے کے قریب جہلم میں مکرم فضل حق صاحب سیٹھی کے مکان پر پہنچی۔ جہاں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بارات وہاں سے پانچ بجے شام روانہ ہو کر گیارہ بجے شب بخیر و عافیت ربوہ واپس پہنچی۔ الحمد للہ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (مبارکہ محمد عمر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴